(بسم اللہ الرحمان الرحیم)

۱۳۲

۲۵ / ۱۱ / ۳۰ھ
۲ / ۱۲ / ۳۰ھ

دارالافتاء ۔ جامعہ فاروقیہ کراچی ۔۔۔۔۔۔۔۔

۹۱/۳۰۔۲

السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علماء کرام ومفتیان عظام اس مسئلہ کے بارے میں:۔

کہ بعض علاقوں میں قتل کے واقعہ کے بعد جب فریقین (قاتل کے خاندان اور مقتول کے ورثاء) کے درمیان جب صلح کرایا جاتا ہے۔ تو اس صلح میں ایک شرط یہ ہوتی ہے کہ مقتول کے ورثاء قاتل کے خاندان سے ایک لڑکی (خواہ کوئی بھی ہو مثلاً قاتل کی بہن، بیٹی، پھوپھی چاہے بالغ ہو یا نابالغ وغیرہ) بدلہ میں نکاح کیلئے حاصل کرتے ہیں۔ جس کو عرف عام میں ،،سورہ،، کہا جاتا ہے۔

پھر اس لڑکی منکوحہ کے ساتھ بد سے بدتر سلوک کیا جاتا ہے۔ کیونکہ وہ قاتل کے خاندان سے تعلق رکھتی ہے۔ اور اکثر اوقات اسمیں لڑکی کی مرضی شامل نہیں ہوتی ہے۔ تو کیا شریعت مطہرہ کی رو سے مقتول کے خاندان کا قاتل کے خاندان سے کوئی لڑکی صلح کے بدلے میں لینا با آلفاظ دیگر ،،سورہ،، کی یہ مزکورہ رسم جائز ہے یا نہیں۔ وضاحت سے مدلل جواب عنایت فرمائیں۔

والسلام

عبدالاحد حقانی
۱۱ - ۱۱ - ۲۰۰۹
عبدالاحد حقانی

کوارڈینیٹر: کورگروپ رہنماء

ہاوس نمبر 31 سیکٹر بی شیخ ملتون ٹاون مردان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
الجواب حامداً ومصلیاً

اگر صلح اس شرط نکاح کے ساتھ ہی مقید ہو تو پھر یہ شرط فاسد ہے۔ صلح تو ہو جائے گی لیکن قاتل کے خاندان والوں پر نکاح کرنا لازم نہیں ہے۔

اور اگر صلح میں نکاح کی شرط اس لئے ہو کہ دونوں خاندانوں میں پیدا ہونے والی منافرت اور دوری کو ختم کیا جائے تو یہ درست ہے، لیکن جو صورت سوال میں

Scanned by CamScanner

ذکر کی گئی ہے کہ اس لڑکی کے ساتھ بد سے بدتر سلوک کیا جاتا ہے۔ یہ انتہائی انسانیت سے گری ہوئی حرکت ہے جو زمانہ جاہلیت کے بڑے گناہوں میں سے ایک گناہ ہے اور یہ ایسا ظلم ہے جو ظالم کیلئے دونوں جہانوں میں وبال جان ہوگا، اس کے علاوہ یہ فعل خود مقصد صلح کے بھی خلاف ہے اس رسم کو ترک کرنا اور اس کے مٹانے میں ہر شخص کا اپنی قدرت کے مطابق کوشش کرنا ضروری ہے۔

کل ما یصلح أن یکون صداقاً في النکاح یصلح أن یکون عوضاً في الصلح عن القصاص لأنه مال یستحق عوضاً عما لیس بمال العقد .... ولو قطع رجل ید رجل عمدا فصالحه علی خمر او خنزیر او علی حر وهو یعرفه فهو عفو، ولا شيء للمقطوعة یده لأنه أسقط حقه بغیر عوض فالخمر والخنزیر والحر لیس بمال متقوم، فلا یکون هو باشتراطه طالباً للعوض عن إسقاط القود، ولم یصر مغرورا من جهة القاطع فلا یرجع علیه بشيء.

(المبسوط للسرخسي: کتاب الکفالة، باب الصلح في الجنایات، ۲۱/۱۰، ۱۲، حبیبة)

نفس المرأة لا تصلح للصداق إجماعا فالمعنی أنه تزوجها بلا مهر ونیه (أي: في شرح مسلم) أیضا: واختلف العلماء فی من اعتق امته علی ان تتزوج به، ویکون عتقها صداقها، فقال الجمهور لا یلزمها ان تتزوجه ولا یصح هذا الشرط وممن قال مالک والشافعي وأبو حنیفة ومحمد بن الحسن وزفر، قلت والوجه ان الإعتاق لیس بمال یسلم إلی المرأة ولا بد في المهر من ذلک وإنما هو فعل یحصل به حق الحریة، فافهم.

(إعلاء السنن: کتاب النکاح، باب استحباب تعجیل شيء من المهر عند الدخول، ۸۸/۱۱، ادارة القرآن، کراتشي)

(حاشیة ابن عابدین: کتاب النکاح، مطلب نکاح الشغار، ۲۲۸/۴، دار المعرفة)

(الفقه الحنفي وادلته، نکاح الشغار، ۱۶۳/۱، ادارة القرآن، کراتشي)

الصلح لغة: اسم المصالحة بمعنی المسالمة بعد المخالفة وشرعا: عقد مشروع مندوب إلیه یرتفع به التشاجر، والتنازع بین الخصوم، قال تعالی: فاصلحوا بینهما (الحجرات: ۹)

(جاری ہے........)

وقال تعالى: والصلح خير (النساء: ١٢٨) وقال عليه السلام: الصلح جائز بين المسلمين إلا صلحا حرم حلالاً، أو احل حراماً. والمسلمون على شروطهم إلا شرطاً حرم حلالاً أو أحل حراماً.

(الفقه الحنفي وادلته، كتاب الصلح، ٣/ ٦٨، ادارة القرآن كراتشي)

عن ابن عمر، ان النبي صلى الله عليه وسلم قال: الظلم ظلمات يوم القيامة.

(مشكوة المصابيح: باب الظلم الفصل الاول، رقم ٥١٢٣، ٣/ ٢٣٥، دارالكتب العلمية)

عن ابي هريرة، أنه سمع رجلا يقول: إن الظالم لا يضر الا نفسه.

(المصدر سابقا رقم الحديث ٥١٣٦، ٣/ ٢٣٧، دارالكتب العلمية)

وعن حكيم بن معاوية القشيري، عن أبيه قال: قلت يا رسول الله! ما حق زوجة أحدنا عليه؟ قال: أن تطعمها إذا طعمت وتكسوها إذا اكتسبت ولا تضرب الوجه ولا تقبح ولا تهجر إلا في البيت.

(المصدر سابقا، رقم ٣٢٥٩، ٢/ ٥٩٨، دارالكتب العلمية)

عن ابي سعيد الخدري، عن رسول الله صلى الله عليه وسلم، قال: من رأى منكم منكرا فليغيره بيده، فإن لم يستطع فبلسانه فإن لم يستطع فبقلبه وذلك أضعف الإيمان.

(مشكاة المصابيح: باب الامر بالمعروف، الفصل اول، رقم ٥١٣٧، ٣/ ٢٣٧، دارالكتب العلمية). فقط

والله تعالى أعلم بالصواب

كتبه:

محمد راشد ڈسکوي

المتخصص في الفقه الإسلامي

بالجامعة الفاروقية، بكراتشي.

٢/ ١٢/ ٣٠هـ

الجواب صحيح

[illegible]

٢٠/ ١٢/ ٣٠هـ

الجواب صحيح

[illegible]

٢٠/ ١٢/ ٣٠هـ

جامعة فاروقية — دار الافتاء